مکثرین صحابہ اور کتب احادیث میں انکی روایات کا اعداد و شمار کے حوالے سے جائزہ

The abundant narrators of Ahadith among companions of the Prophet and Data wise Analysis of their narrations

نوید اقبال *

التماس خان **

Abstract

In books of Hadith, hadiths have been narrated from almost 1000 companions of prophet (PBUH). According to the number of hadiths narrated, Religious Scholars have divided them into different categories. The Mūksēryen those who have narrated more than 1000 hadiths, the Mūtwasiṭēn who have narrated between 100 to 1000 hadith and Mūqāḷēn those who have narrated less than 100 hadiths. Ibn Hazm and Ibn al-Jawzī has described the categories of the companions of Prophet (PBUH) according to the number of hadiths narrated by them in his books. Companions of Prophet (PBUH) who have narrated less than 1 thousand hadiths are in hundreds but only seven Companions of prophet have narrated more than 1 thousand hadiths. A large number of Hadiths that are narrated from these seven companions of prophet (PBUH) are present in every hadiths book. In books of hadiths, following nine books are considered most credible and authentic. Sahih al-Bukhari, Sahih Muslim, Sunan Abū Dā'ūd, Jami Tirmidhi, Sunan Nasai, Sunan Ibn Mājah, Musnad Ahmad Ibn Hanbal, Muwatta' Imām Mālēk and Sunan Al-Darimi. In all these nine books of Hadith, most of the hadiths have been narrated by these companions of Prophet (PBUH). In this article, hadiths will be reviewed according to the number from these nine books narrated by these companions of Prophet (PBUH). In these books the ratio of hadiths will be compared narrated by the above described Companions of Prophet (PBUH) with the rest of prophet companions.

Keywords: *Hadith, Tradition, companions of Prophet, Nine books*

علماء کے نزدیک مکثرین صحابہ کرام سے مراد وہ سات صحابہ ہیں جن سے ۱۰۰۰ سے زیادہ احادیث منقول ہیں۔ ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں: حضرت ابو ہریرہؓ، عبد اللہ ابن عمرؓ، انس بن مالکؓ، حضرت عائشہؓ، عبد اللہ ابن عباسؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور ابو سعید الخدریؓ۔(۱) احمد بن حنبلؒ نے مکثرین صحابہ کی تعداد چھ بیان کی ہیں۔ آپ نے حضرت ابو سعید الخدریؓ کو شمار نہیں کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، ارجییس یونیورسٹی، قیصری، ترکی۔

** لیکچرار، اسلامک سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی۔

ستةٌ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أكثَروا الرواية عنه صلى الله عليه وسلم، وعُمِّروا: أبو هريرة، وابن عمر، وعائشة، وجابر بن عبدالله، وابن عباس، وأنس رضوان الله عليهم، وأبو هريرة أكثرهم حديثًا، وحَمَلَ عنه الثقات۔(۲)

شیخ احمد شاکرؒ لکھتے ہیں: اہل علم نے صحابہ کرام کی نقل کردہ مرویات کی تعداد کے موضوع میں بقی بن مخلد کی مسند پر اعتماد کیا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی مسند میں تمام کتابوں کو جمع کرکے ہر صحابی کی نقل کردہ روایات کی تعداد کو ذکر کیا ہے۔(۳) بقی بن مخلد نے اپنی کتاب میں صحابہ کرام کی مسندات اور مرویات کو جمع کیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم تک یہ مسند نہیں پہنچی ہے البتہ مسند بقی بن مخلد کے حوالے سے معلومات ہمیں دوسری کتابوں کی توسط سے پہنچی ہیں۔ چنانچہ احمد شاکر لکھتے ہیں:

هذا الكتاب الجليل لم نسمع بوجوده في مكتبة من مكاتب الإسلام، وما ندري: أفُقِد كلُّه؟ ولعله يوجد في بعض البقايا التي نجت من التدمير في الأندلس۔

اس عظیم کتاب کا اسلامی مکاتب میں سے کسی مکتبہ میں موجود ہونے کے بارے میں ہم نے کوئی خبر نہیں سنی اور ہمیں نہیں معلوم کہ کیا کتاب پوری مفقود ہوئی ہے؟ البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ اندلس میں تباہی سے بچے ہوئے کتابوں میں بعض حصہ موجود ہو۔(۴) صحابہ کرام کی نقل کردہ روایات کی تعداد کے حوالے سے کتابوں میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ اس اختلاف کی بنیادی وجہ احادیث کا ایک سے زیادہ سندوں اور طریقوں کے ساتھ منقول ہونا ہے کیونکہ اہل علم نے ایسی طریقوں کو بھی الگ الگ مستقل حدیث کے طور پر شمار کیا ہے۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند کے بارے میں لکھتے ہیں: میں نے اس کتاب (مسند احمد) کو سات لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ احادیث سے چن کر لکھا ہے۔(۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء نے ایک حدیث کی سینکڑوں کی تعداد میں سندوں اور طریقوں کو بھی الگ الگ مستقل حدیث شمار کیا ہے کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کی تعداد ہزاروں میں ہے نہ کہ لاکھوں میں۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ روایت کرنے والے حضرت ابوہریرہؓ (وفات، ۵۹ھ) ہیں جن کی مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہیں۔(۶) جبکہ مسند احمد بن حنبل میں انکی روایات کی تعداد ۳۸۴۸ ہیں۔(۷) عبد اللہ ابن عمرؓ (وفات، ۷۳ھ) کی مرویات کی تعداد ۲۶۳۰ ہیں (۸) مسند احمد بن حنبل میں انکی روایات کی تعداد ۲۰۱۹ بیان کی گئی ہیں۔(۹) انس بن مالکؓ (وفات، ۹۳ھ) کی روایات کی تعداد ۲۲۸۶، حضرت عائشہؓ (وفات، ۵۸ھ) کی مرویات کی تعداد ۲۲۱۰ جبکہ مسند احمد بن حنبل میں انکی روایات کی تعداد ۲۴۰۳ ہیں۔(۱۰) ابن عباسؓ (وفات، ۶۸ھ) کی مرویات کی تعداد ۱۶۶۰ ہیں۔ جابر بن عبد اللہؓ (وفات، ۷۸ھ) کی مرویات کی تعداد ۱۵۴۰ اور ابوسعید الخدریؓ (وفات، ۷۴ھ) کی مرویات کی تعداد ۱۱۷۰ ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے ابوسعید الخدریؓ کی مرویات کی تعداد ۹۵۸ بیان کی ہے۔(۱۱) یہی وجہ ہے کہ احمد بن حنبلؒ نے انکو مکثرین صحابہ میں سے شمار نہیں کیا ہے۔

کسی نے کہا ہے:

المكثرون فى رواية الخبر.............أبو هريرة يليه ابن عمر

فأنس فزوج النبي فالحبر.......... فجابر فخدري

خلاصہ یہ کہ ایک ہزار سے زیادہ احادیث نقل کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد ۷ ہے۔ اس کے علاوہ ۱۱ صحابہ کرامؓ سے ۲۰۰ سے زیادہ اور ہزار سے کم روایات منقول ہیں۔ ۲۱ صحابہ کرامؓ سے ۱۰۰ سے زیادہ روایات منقول ہیں۔ ۱۰ سے زیادہ احادیث نقل کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد ۱۰۰ کے قریب بیان کی گئی ہے۔ ۱۰ یا ۱۰ سے کم روایات نقل کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ ہیں جبکہ صرف ایک رویت نقل کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد ۳۰۰ کے قریب ہے۔(۱۲) اس مقالے میں مکثرین صحابہ میں سے ہر ایک کی نقل کردہ روایات کا کتب تسعہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن النسائی، سنن الدارمی، مسند احمد حنبل اور مؤطا امام مالک) میں اعداد، شمار کے حوالے سے جائزہ لیا جائے گا۔

۱۔ حضرت ابو ہریرۃؓ:

حضرت ابو ہریرۃؓ اپنی کنیت کیوجہ سے اتنے مشہور ہوئے کہ آسانی سے انکا نام بھی یاد نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ اپکے نام کے بارے میں اہل علم کے درمیان کافی اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ اسکی بنیادی وجہ آپکی کنیت کا آپکے نام پر غالب ہونا ہے۔ مشہور قول کے مطابق آپکا نام عبد الرحمان ہے، بعض کے نزدیک عبد اللہ، بعض نے آپکا اصل نام عبد الشمس ذکر کیا ہے جسکو بعد میں رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمان میں تبدیل کیا۔(۱۳) اپکا تعلق عرب کے مشہور قبیلہ دوسی سے تھا جو قبیلہ ازد کی ایک شاخ تھی۔ ابو ہریرۃؓ سات ہجری میں غزوۂ خیبر کے دوران مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے جا ملے تھے۔ آپ اپنے مسلمان ہونے کا قصہ یوں بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب رسول اللہ ﷺ فتح خیبر کے بعد مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بھی غنیمت سے کچھ حصہ عنایت فرمائیں تو اس پر سعید بن عاصؓ کے ایک بیٹے نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ان کو مال غنیمت سے کچھ نہ دیں۔ حضرت ابو ہریرۃؓ نے کہا: یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر سعید بن عاصؓ کے بیٹے (ابان بن سعیدؓ) نے کہا: واہ مجھے اس وبر جیسے پست قد پر تعجب ہو رہا ہے جو ابھی ابھی اس پہاڑ کی چوٹی سے ہمارے پاس آیا ہے اور مجھ پر اس آدمی کی موت کا عیب لگاتا ہے جو مسلمان تھا اور اللہ تعالی نے میرے ہاتھوں سے انکو عزت، اکرام سے نوازا (شہید ہوا) اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا (یعنی مجھے حالت کفر میں قتل نہیں کیا)۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حصہ دیا کہ نہیں۔(۱۴)

حضرت ابو ہریرۃؓ عبادت گذاری میں مشہور تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ابی عثمان النہدی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ابو ہریرۃؓ کے پاس سات دن مہمان رہا تو آپ اور آپکی اہلیہ اور خادم رات کے تین حصوں میں (باری باری) شب بیداری کیا کرتے تھے ایک نماز پڑھتا تھا پھر دوسرے کو جگاتا تھا۔۔۔(۱۵) آپ عبادت کیساتھ ساتھ حد درجے تک علم کا شغف اور حرص رکھنے والے صحابہ کرام میں سے ایک تھے۔ آپ نے اپنی زندگی حصول علم کیلئے وقف کی تھی۔ آپ کی علم کیساتھ اس قدر لگاؤ اور تعلق کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے بھی گواہی دی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کی روایت ہے: کہ حضرت ابو ہریرۃؓ نے ایک دن رسول اللہ ﷺ

سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کے دن آپکی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہؓ مجھے گمان تھا کہ آپ سے پہلے کوئی اس کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق آپکی حرص دیکھ لی تھی۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ فیض یاب وہ شخص ہو گا جو سچے دل سے "لا الہ الا اللہ" کہے گا۔(۱۶) آپ نے اگرچہ بہت ساری احادیث براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں البتہ بعض احادیث ایسی بھی ہیں جنکو آپ نے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ، حضرت فضل بن عباسؓ اور دیگر صحابہ کرام سے سنی ہیں لیکن حضرت ابو ہریرہؓ نے انکی نسبت براہ راست رسول اللہ ﷺ کی طرف کی ہے۔ اصول حدث کی اصطلاح میں ان کو مراسیل صحابہ کہا جاتا ہے۔ مراسیل صحابہ باتفاق علماء معتبر اور مقبول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث اخذ کرنے والے بعض صحابہ کرام کے علاوہ مہاجر اور انصار کی اولاد میں سے ۱۸۰۰ اشخاص نے احادیث روایت کی ہیں۔(۱۷) آپ کے حافظ کا یہ عالم تھا کہ جو حدیث ایک بار سنتے تھے تو پھر وہ بھولتے نہیں تھے۔ اس قدر قوی اور مضبوط حافظے کی بنیادی وجہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے۔ روایات میں سعید المقبری ،ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی بہت سی حدیثیں سنتا ہوں، مگر پھر بھول جاتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا، اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے پھیلائی، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی چلو بنائی اور (میری چادر میں ڈال دی) فرمایا کہ اب (چادر کو) لپیٹ لو۔ میں نے چادر کو (اپنے بدن پر) لپیٹ لیا، پھر اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔(۱۸) امام شافعیؒ نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ کا سب سے زیادہ قوی صاحب حافظہ ہونے کو بیان کیا ہے۔(۱۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سب سے زیادہ روایات نقل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ جیسے بعض دیگر صحابہ کرام کے تنقیدات سے بھی محفوظ نہیں رہے۔ آپ نے بعض مقامات پر اپنی دفاع کے ساتھ ساتھ (۲۰) بعض مقامات پر اپنی غلطی کا اعتراف بھی کیا ہے۔ عصر حاضر میں گولڈ زیہر جیسے مستشرقین کے علاوہ مصری عالم ابو رایہ اپنی کتاب "الاضواء علی الصحیحین" میں، شرف الدین الموسوی نے "الحدیث بین الروایۃ والدرایۃ" میں، صالح ابو بکر نے "الاضواء القرنیۃ فی اکتساح الاحادیث لاسرائیلیات و تطہیر البخاری منہا" میں آپ پر تنقید کرنے سے پیچھے نہیں رہے، لیکن ان لوگوں کی تنقیدات کی بے بنیاد ہونے میں بھی کوئی شک، شبہ نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی اعتراضات کی بنیادی وجہ حضرت ابو ہریرہؓ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت کم وقت گزارنا ہے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں نے یہ دعوی بھی کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بہت ساری باتیں کعب الاحبار اور وہب بن منبہ سے سنی ہیں جنکو ابو ہریرہؓ نے حدیث سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان لوگوں نے اس جیسے بے بنیاد باتوں کو بنیاد بنا کر صحیح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے منقول بہت سارے احادیث کو اسرئیلیات میں سے شمار کر کے موضوع قرار دیا ہے۔ لیکن مصطفی الاعظمیؒ، ابو شہبہ، عماد الشربنی، حبیب الرحمان الاعظمی، مولانا سیف البنارسی جیسے اہل علم نے ان لوگوں کے اعتراضات اور شبہات کے تفصیلی جوابات دے کر انکو بے بنیاد ثابت کیا ہے۔

ابو ہریرۃؓ اور اسی طرح دیگر مکثرین صحابہ کی مرویات تقریباً ہر حدیث کی کتاب میں کثرت کیساتھ موجود ہیں۔ ہم یہاں پر صرف کتب تسعہ میں منقول احادیث کے اعداد، شمار پر روشنی ڈالیں گے۔

مسند بقی بن مخلد کے مطابق ابو ہریرۃؓ کی مرویات کی کل تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) ہے۔ کتب تسعہ میں ابو ہریرۃؓ کی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں ابوہریرۃؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے چار سو چھیالیس (۴۴۶) ہیں۔(۲۱) تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد ایک ہزار ایک سو سنتیس (۱۱۳۷) ہے۔ صحیح مسلم میں ابوہریرۃؓ کی مرویات کی کل تعداد تکرار کے ساتھ دو ہزار تین سو پچھتر (۲۳۷۵) ہے۔ سنن الترمذی میں مرویات کی تعداد چھ سو پچانوے (۶۹۵)، سنن ابی داؤد میں سات سو انچاس (۷۴۹)، سنن النسائی میں سات سو پچانوے (۷۹۵)، سنن ابن ماجہ میں اٹھ سو پنتیس (۸۳۵)، مسند احمد بن حنبل میں چار ہزار دو سو اناسی (۴۲۷۹)، جبکہ احمد محمد شاکر کی تحقیق کے مطابق مسند احمد میں ابو ہریرۃ مرویات کی تعداد تین ہزار اٹھ سو اڑتالیس (۳۸۴۸) ہے۔(۲۲) مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد ایک سو چوراسی (۱۸۴) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد دو سو اکیانوے (۲۹۱) ہے۔ کتب تسعہ میں ابوہریرۃؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ گیارہ ہزار تین سو اٹھاون (۱۱۳۵۸) ہے۔

ابوہریرۃؓ کی تاریخ وفات سے متعلق کئی اقوال ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک آپکی وفات ۵۷ھ میں اور بعض دیگر علماء کے نزدیک ۵۸ھ میں، جبکہ جمہور علماء کے نزدیک آپکی وفات ۵۹ھ میں ہوئی ہے۔(۲۳)

۲۔ عبد اللہ بن عمرؓ:

عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ قریش کے ان جوانوں میں سے ایک تھے جو دنیاوی مال، متاع کی طرف مائل نہیں ہوئے تھے۔ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"ما رأيت او ما أدركت أحدا إلا قد مالت به الدنيا إلا عبدالله بن عمر-"

میں نے کسی کو نہیں دیکھا یا میں نے کسی کو نہیں پایا جس کی طرف دنیا مائل نہ ہوئی ہو، سوائے عبد اللہ بن عمرؓ کے۔(۲۴)

حافظ ابن حجرؒ نے جابر بن عبد اللہؓ سے منقول اس روایت کی ان الفاظ کیساتھ صحیح ہونے کی صراحت فرمائی ہے:

"ما منا من احد أدرك الدنيا إلا مالت به ومال بها، غير عبدالله بن عمر-"

ہم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس نے دنیاوی مال، متاع پائی ہو اور انکی طرف دنیا مائل نہ ہوئی ہو اور وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوا ہو، سوائے عبد اللہ بن عمرؓ۔(۲۵) آپکی ذات گرامی اوصاف نبوی ﷺ کی ایسی تصویر تھی جو سینکڑوں دروس سے زیادہ کارآمد اور مفید تھی۔ حضرت نافعؒ جو آپ کے خادم خاص اور شاگرد تھے وہ عبد اللہ بن عمرؓ کی وفات کے بعد اپنے شاگردوں سے کہا کرتے تھے کہ اگر اس وقت عبد اللہ بن عمرؓ زندہ ہوتے تو انکو آثار نبوی کی (شدت سے) اتباع کرتے ہوئے دیکھ کر آپ لوگ یہی کہتے کہ یہ دیوانہ

ہے۔(۲۶) آپکی ذات گرامی دوسروں کیلئے ایک جامع نمونہ تھی لوگ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جب تک ہم زندہ رہیں تب تک عبد اللہ بن عمرؓ کو زندہ رکھ تاکہ ان سے فیض یاب ہوتے رہیں کیونکہ اب ان سے زیادہ کوئی عہد رسالت کے مطابق نہیں رہا۔(۲۷)

ابن عمرؓ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت، آپ کی بارگاہ کی دائمی رکابت اور سفر، حضر میں علم کی حرص و جستجو نے علوم دینیہ میں ایک عالی مقام عطا کیا تھا۔ آپ قرآن، حدیث کیساتھ ساتھ فقہ اور دوسرے علوم میں بھی ایک نمایاں مقام اور فضیلت کے مالک تھے آپ کا شمار ان شخصیات میں ہوتا تھا جو علم، عمل دونوں میں مجمع البحرین سمجھے جاتے تھے۔ آپ کو حدیث نبوی کا اس قدر شوق اور حرص تھی کہ اپنی غیر حاضری میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال کو ان لوگوں سے پوچھ لیا کرتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور پھر انکو یاد کیا کرتے تھے۔(۲۸) رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد آپ نے اپنے والد محترم حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکرؓ، اپنی ہمشیرہ حضرت حفصہؓ، حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ جیسے صحابہ کرام سے بھی مذہبی علوم حاصل کیئے۔(۲۹) اسی تلاش اور جستجو ہی کی بدولت آپ علوم حدیث کا بحر بیکراں تھے۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ آپ، رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا سے رحلت فرمانے کے ۶۰ سال تک حیات رہے۔ اس عرصے میں آپکا مشغلہ صرف درس، تدریس اور فتوی نویسی تھا۔ مدینہ منورہ میں آپکا مستقل حلقہ درس ہوا کرتا تھا۔ علامہ ذہبیؒ نے آپ کی تبحر علمی سے فیض یاب ہونے والے دو سو تیس (۲۳۰) اشخاص کے نام ذکر کئے ہیں۔(۳۰) آپ سے فیض یاب ہونے والوں میں ابن عباسؓ، جابر بن عبد اللہؓ جیسے صحابہ کرام کے علاوہ تابعین میں سے آپکے بیٹے سالمؒ، عبد اللہؒ، حمزہ، ابو سلمۃؒ، آپکے خادم خاص حضرت نافعؒ کے نام سر فہرست ہیں۔(۳۱)

حدیث کے میدان میں اس قدر مقام اور رتبے کے حصول میں بنیادی اسباب میں سے ایک، آپکی ہمشیرہ حضرت حفصہؓ ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ آپ کو اپنی ہمشیرہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کا زیادہ موقع ملتا تھا۔ اسکے علاوہ آپ کا سیاسی امور اور واقعات سے دور رہنا بھی ایک اہم سبب میں سے ایک شمار کیا جاسکتا ہے۔

ابن عمرؓ ۷۳ھ میں ۸۴ سال کی عمر میں اس دنیا سے رحلت فرماگئے۔ آپکی نماز جنازہ حجاج بن یوسف نے پڑھائی اور تدفین مقام ذی طوی کے مقبرۃ المھاجرین میں ہوئی۔(۳۴)

عبد اللہ بن عمرؓ کی مرویات کی کل تعداد دو ہزار چھ سو تیس (۲۶۳۰) ہے۔ کتب تسعہ میں آپکی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں ابن عمرؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے دو سو ستر (۲۷۰) ہے۔(۳۲) تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد اٹھ سو ستاون (۸۵۷) ہے۔ صحیح مسلم میں آپکی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے ایک سو ننانوے (۱۹۹) ہے جبکہ کل روایات کی تعداد ایک ہزار پانچ سو انچاس (۱۵۴۹) ہے۔ سنن الترمذی میں مرویات کی تعداد تین سو اناسی (۳۷۹)، سنن ابی داوٗد میں چار سو اٹھاسی (۴۸۸)، سنن النسائی میں چھ سو چوہتر (۶۷۴)، سنن ابن ماجہ میں چار سو پنسٹھ (۴۶۵)، مسند احمد بن حنبل میں دو ہزار تین سو ستتر (۲۳۷۷)، جبکہ عبد اللہ محمد الدرویش کی تحقیق کے مطابق مسند احمد میں ابن عمرؓ کی مرویات کی تعداد دو ہزار

چونتیس (۲۰۳۴) ہے۔(۳۳) مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد تین سو تینتالیس (۳۴۳) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد دو سو پانچ (۲۰۵) ہے۔اس طرح سے کتب تسعہ میں ابن عمرؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ سات ہزار تین سو تینتیس (۷۳۳۷) ہوئی۔

۳۔ انس بن مالکؓ:

انس بن مالکؓ کا شمار ان صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تقریبا ۱۰ سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گذارے ہیں۔ سعید ابن المسیبؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مدینے ہجرت کرکے تشریف لائے تو اس وقت میری عمر ۸ سال تھی۔ (بعض روایات سے آپکی عمر کا ۱۰ سال ہونا ثابت ہوتا ہے) میری ماں نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! انصار میں سے نہ کوئی مرد اور نہ کوئی عورت ایسی ہے جس کو میں نے کوئی تحفہ نہ دیا ہو اور میرے قدرت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو آپکو بطور ہدیئے کے دے سکوں، سوائے میرے اس بیٹے کے، آپ اس کو لے لو اور یہ آپکی خدمت کرے گا جب تک آپ کو مناسب لگے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۰ سال خدمت کی، اس دوران نہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے مارا ہے اور نہ ہی کوئی گالی دی ہے۔(۳۵) صحیح مسلم کی روایت میں حضرت انس کی والدہ نے آپکو خدمت کیلئے پیش کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے حضرت انسؓ کیلئے دعا کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے حضرت انسؓ کو مال اور اولاد میں برکت کی دعا کی۔ حضرت انس فرماتے ہیں: اللہ کی قسم میرا مال بہت تھا اور میرے بیٹے اور پوتوں کی تعداد ۱۰۰ کے قریب تھی۔(۳۶) حضرت انسؓ کو رسول اللہ ﷺ سے ۱۰ سال تک براہ راست استفادہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے نماز کا طریقہ براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سیکھا اور آپکی نماز کے بارے میں صحابہ کرام نے بھی گواہی دی ہے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مکمل مشابہت رکھنے والی نماز کسی کی نہیں دیکھی، سوائے ابن ام سلیم (انس بن مالکؓ) کی۔(۳۷) امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں جامعہ دمشق میں حضرت انسؓ کے پاس حاضر ہوا تو آپ اس وقت مسجد میں اکیلے میں رو رہے تھے میں نے رونے کی وجہ پوچھی، تو آپ نے فرمایا: عہد رسالت میں موجود چیزوں میں سوائے نماز کے ابھی میں کچھ نہیں جانتا اور وہ بھی (نماز) ضائع کر دی گئی ہے۔(۳۸) حضرت انسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد بہت سے صحابہ کرام سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ آپ بھی اپنی زندگی کے اخری لمحات تک درس، تدریس کیساتھ حکومتی اور سیاسی امور میں مشغول رہے۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں میں ابو قلابہؒ، المزنیؒ، قتادہؒ، ابرہیم بن میسرہؒ، امام زہریؒ اور یحی بن سعید الانصاری، ابن سیرین اور الحسن البصری جیسے تابعین سرفہرست ہیں۔(۳۹) حضرت ابو بکرؓ نے آپکو بحرین کا والی مقرر کیا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی ولایت کے عہدے پر برقرار رکھا جس پر حضرت انسؓ نے دونوں خلفائے راشدین کا شکریہ بھی ادا کیا۔

حضرت انسؓ صحابہ کرام میں اخر میں وفات پانے والوں میں سے ہیں۔ آپ سو سال سے زیادہ حیات رہے۔ آپ ۹۳ھ میں اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

مسند بقی بن مخلد کے مطابق حضرت انسؓ کی مرویات کی کل تعداد دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) ہے۔ کتب تسعہ میں آپکی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے دو سو اڑسٹھ (۲۶۸) ہے۔(۴۰) تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد نو سو (۹۰۰) ہے۔ صحیح مسلم میں آپکی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے دو سو اڑتیس (۲۳۸) ہے جبکہ کل روایات کی تعداد ایک ہزار ستاسٹھ (۱۰۶۷) ہے۔ سنن الترمذی میں مرویات کی تعداد چار سو چھتیس (۴۳۶)، سنن ابی داؤد میں تین سو سنتالیس (۳۴۷)، سنن النسائی میں چار سو گیارہ (۴۱۱)، سنن ابن ماجہ میں تین سو اکتالیس (۳۴۱)، مسند احمد بن حنبل میں دو ہزار چھ سو چوبیس (۲۶۲۴) ہے۔ مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد سنتیس (۳۷) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد ایک سو سرسٹھ (۱۶۷) ہے۔ اس طرح سے کتب تسعہ میں حضرت انسؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ چھ ہزار تین سو تیس (۶۳۳۰) ہوئی۔

۴۔ حضرت عائشہؓ:

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے وقت کفر، شرک کی اوازیں نہیں سنی۔ آپ عرب کے مشہور اور معزز خاندان قریش کے معزز گھرانے میں پیدا ہوئی۔ دالد محترم صحابی اور صحابہ کے سردار، والدہ صحابیہ، دادا صحابی، بہن اور بھائی بھی صحابی اور سب سے بڑھ کر سرور کائنات، خاتم الانبیاء کے ازواج مطہرات میں سے تھی۔ آپکے فضائل اور خصوصیات اس قدر زیادہ ہیں جن کو یہاں پر ذکر کرنا ممکن نہیں۔ وہ عظیم شخصیت جس کی برأت کیلئے اللہ تعالی نے قرآن کریم کی آیات نازل فرمائی اور اسکے ساتھ قیامت تک آنے والوں کو تنبیہ فرمادی، اگر ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو خبردار جو بھی آئندہ منہ سے ایسی بات نکالے گا یعنی ان پر انگلی اٹھائے گا وہ ایمان جیسی نعمت سے ہاتھ دو بیٹھے گا۔(۴۱) آپ کی برکت سے جھوٹا بہتان لگانا ایسا بڑا جرم ٹھہرا جس کی وجہ سے ۸۰ کوڑوں کا حد مشروع ہوا۔ اسی کی بدولت اسلام نے بنت آدمؑ کی عزت و ناموس کے پردے کو چھاک کرنے سے بچایا۔ بد دماغ اور شکی مزاج لوگ جب چاہتے کسی کی بیٹی اور بہن کی عزت پر انگلی اٹھالیتے مگر اب ان کے سروں پر ۸۰ کوڑوں کی سزا لٹکنے کیوجہ سے کسی کی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ کسی کی عزت پر ڈھاکہ ڈالے۔

حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ محبت والی اہلیہ تھی۔ عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپکو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: عائشہؓ۔۔۔(۴۲) رسول اللہ ﷺ نے آپ کو "حمیرا" کے لقب سے نوازا تھا۔ آپکو حضرت جبرائیلؑ کا سلام کرنا ایک ایسی بڑی منقبت اور فضیلیت ہے جو آپ کے علاوہ دیگر ازواج

مطہرات میں کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔(۴۳) اس کے علاوہ حضرت جبرائیلؑ نے آپ کی تصویر کو ریشم کے سبز کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر کے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ یہ دنیا اور آخرت میں آپکی اہلیہ ہیں۔ (۴۴)

حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ ہونے کیوجہ سے آپ نے بہت ساری احادیث براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ اس وجہ سے بعض ایسی احادیث بھی ہیں جس کو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی رحلت فرمانے کے بعد آپ سے حضرت عمرؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، جیسے بعض صحابہ کرام کے علاوہ اسود بن یزید، سلیمان بن یاسر، سعید ابن المسیب، طاؤس، عکرمہ مجاہد، ابن سیرین مسروق اور علقمہ جیسے جلیل القدر تابعین نے بھی احادیث اخذ کی ہیں۔ امام ذہبیؒ نے حضرت عائشہ سے روایت کرنے والے ۲۰۰ کے قریب راویوں کے نام ذکر کیئے ہیں۔(۴۵)

مسند بقی بن مخلد کے مطابق حضرت عائشہؓ کی مرویات کی کل تعداد دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) ہے۔ کتب تسعہ میں آپکی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے دو سو بیالیس (۲۴۲) ہے۔(۴۶) تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد نو سو (۹۹۱) ہے۔ صحیح مسلم میں آپکی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے دو سو باسٹھ (۲۶۲) ہے جبکہ کل روایات کی تعداد ایک ہزار پانچ سو چھ (۱۵۰۶) ہے۔ سنن الترمذی میں مرویات کی تعداد تین سو تیس (۳۳۰)، سنن ابی داوٗد میں پانچ سو بیاسی (۵۸۲)، سنن النسائی میں سات سو تریسٹھ (۷۶۳)، سنن ابن ماجہ میں پانچ سو تین (۵۰۳)، مسند احمد بن حنبل میں دو ہزار چھ سو چوبیس (۲۷۰۷) ہے۔ مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد ایک سو بائیس (۱۲۲) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد ایک سو ستسٹھ (۲۰۹) ہے۔ اس طرح سے کتب تسعہ میں حضرت عائشہؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ سات ہزار سات سو تیرا (۷۷۱۳) ہوئی۔

حضرت عائشہؓ ۵۷ھ میں جبکہ بعض علماء کے نزدیک ۵۸ھ میں اس دنیا سے رحلت فرما گئی۔ آپکی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی۔(۴۷)

۵۔ عبداللہ بن عباسؓ:

سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ فضل و کمال کے اعتبار سے اپنے زمانے کے صف اول کے علماء اور فقہاء میں سے شمار ہوتے تھے جن کی ذات گرامی تمام علوم و معارف کا مجموعہ تھا۔ قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، فرائض اور مغازی جیسے علوم پر آپ کو اعلی درجے کی دسترس حاصل تھی۔ کوئی ایسا علم نہیں تھا جس میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو وافر مقدار میں حصہ عطا نہ کیا ہو، بالخصوص قرآن کریم کی تفسیر و تاویل میں جو مہارت اور آیاتِ کے شانِ نزول اور ناسخ و منسوخ کے علم میں جو وسعت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی شاید کسی کے حصہ میں آئی ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے حلقہ مجلس میں بڑے بڑے صحابہ کے علاوہ ابن عباسؓ بھی موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے مجلس میں موجود صحابہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا:

"أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ"(البقرة، ۲۶۶)

صحابہ کرام نے جواب میں "واللہ اعلم" کہا۔ حضرت عمرؓ کو اس قدر بے معنی جواب پر غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا: اگر نہیں معلوم تو صاف کہہ دیں کہ ہمیں نہیں معلوم۔ اسی اثناء میں ابن عباسؓ جھجکتے ہوئے بولے کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: یا ابن اخی آپ اپنے آپکو چھوٹا مت سمجھیں جو کچھ دل میں ہے بیان کرو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: اس آیت میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔(۴۸) ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ کی فہم قرآن کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" نعم ترجمان القرآن ابن عباس"

عبد اللہ بن عباسؓ قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔(۴۹)

المعجم الکبیر میں مجاہدؒ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی اور ارشاد فرمایا:

"نعم الترجمان أنت و دعا لی جبرائیل مرتین"

آپ بہت اچھے ترجمان ہیں اور جبرائیلؑ نے بھی میرے لئے دو بار دعا کی۔(۵۰)

علم حدیث کے میدان میں بھی ابن عباسؓ کا شمار مکثرین صحابہ میں ہوتا ہے۔ اگر کتب احادیث سے آپکی نقل کردہ مرویات کو الگ کر لی جائیں تو کتابوں کے بہت سے اوراق سادے اور ادھورے رہ جائیں گے۔ اس قدر کثرت سے روایات کا نقل کرنا آپکی ذوق علم کیساتھ ساتھ محنت و جستجو کا نتیجہ ہے۔ آپ نے بہت سی روایات کو براہ راست رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا سے رحلت فرماتے وقت آپکی عمر صرف ۱۳ سال تھی۔(۵۱) ابو سلمہؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کے پاس رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے بارے میں مجھے پتہ چلتا تو میں حدیث لینے خود اس شخص کے مکان جاتا تھا۔(۵۲) اسی محنت اور جستجو نے ہی آپکو حادیث مبارکہ کے حفاظ کرام کی صف میں شامل کیا۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے حلقہ درس سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں متلاشیان علم فیض یاب ہوتے تھے۔ آپکا حلقہ درس صرف حضر تک محدود نہیں ہوتا تھا بلکہ سفر و حضر دونوں میں جاری ہوتا تھا۔ چنانچہ ایام حج کے دنوں میں آپکی رہائش گاہ بھی علمی درسگاہ بن جاتی تھی۔(۵۳)

ابن عباسؓ ۶۸ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ آپکی نماز جنازہ حضرت علیؓ کے بیٹے حضرت محمد بن حنفیہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

"الیوم مات ربانی هذه الامة"

آج اس امت کے ربانی انتقال فرماگئے۔(۵۴)

حضرت ابن عباسؓ کی مرویات کی کل تعداد ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) ہے۔ کتب تسعہ میں آپکی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے دو سو سترہ (۲۱۷) ہے۔ (۴۶) تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد سات سو بیاسی (۷۸۲) ہے۔ صحیح مسلم میں آپکی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے ایک سو چوبیس (۱۲۴) ہے جبکہ کل روایات کی تعداد اٹھ سو ستتر (۸۷۷) ہے۔ سنن الترمذی میں مرویات کی تعداد چار سو سترہ (۴۱۷)، سنن ابی داؤد میں پانچ سو انچاس (۵۴۹)، سنن النسائی میں پانچ سو پچاس (۵۵۰)، سنن ابن ماجہ میں چار سو ترتالیس (۴۴۳)، مسند احمد بن حنبل میں دو ہزار ایک سو پچانوے (۲۱۹۵) ہے۔ مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد تنتالیس (۴۳) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد دو سو اٹھاون (۲۵۸) ہے۔ اس طرح سے کتب تسعہ میں حضرت ابن عباسؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ چھ ہزار ایک سو چودہ (۶۱۱۴) ہوئی۔

۶۔ جابر بن عبد اللہؓ:

حضرت جابر بن عبد اللہؓ مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے ہیں۔ آپ کم عمری میں اسلام لانے والوں میں سے ایک ہیں۔ آپ بہت سے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ شریک ہوئے۔ آپکا شمار بھی حفاظ محدثین اور فقہاء صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ابن الاثیر الجزریؒ فرماتے ہیں:

"و کان من المکثیرین فی الحدیث، الحافظین للسنن"(۵۶)

حافظ ابن حجرؒ نے بھی "وکان أحد المکثرین عن النبی ﷺ" کے الفاظ سے انکا مکثرین صحابہ میں سے ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔(۵۷) جابر بن عبد اللہؓ کا شمار محدثین اور فقہاء صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ امام ذہبیؒ لکھتے ہیں: جابر بن عبد اللہؓ فقیہ تھے اور اپنے زمانے میں مدینے کے مفتی تھے۔(۵۸) آپ نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست احادیث لینے کے علاوہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، معاذ بن جبلؓ، زبیر بن عوامؓ جیسے بہت سے صحابہ کرام سے احادیث لی ہیں۔ آپ سے ۱۲۰ کے قریب صحابہ کرام نے حدیثیں نقل کی ہیں۔ تابعین میں سے سعید بن المسیبؒ، عطاء بن رباحؒ، حسن بصریؒ، عمرو بن دینارؒ، حسن بن محمدؒ، ابو جعفر الباقرؒ، مجاھدؒ، الشعبیؒ اور طاؤسؒ جیسے تابعین کے نام سر فہرست ہیں۔(۵۹)

حضرت جابرؓ کی روایات سے اہل حدیث کے علاوہ، اہل سیرت اور اسلامی مذاہب کے علماء نے بکثرت استفادہ کیا ہے۔ آپ فقہی احکام میں بکثرت فتوی دیا کرتے تھے۔ موسی بن علی بن محمد امیر نے حضرت جابرؓ کے فقہی اقوال اور فتاواجات کو مختلف کتابوں سے اخذ کرکے "جابر بن عبد اللہ وفقہہ" کے نام سے مستقل کتاب کی شکل میں جمع کئے ہیں جو کہ بیروت سے شائع ہوئی ہے حضرت جابرؓ کا حلقہ درس مسجد نبوی میں ہوا کرتا تھا۔ آپؓ خود بھی ہر وقت احادیث کے تلاش اور جستجو میں ہوتے تھے اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ حدیث کے حاصل کرنے اور اخذ کرنے میں کس قدر محنت کرتے تھے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں: مجھے ایک

شخص کے متعلق اطلاع ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے۔ میں نے فوراً ایک اونٹ خریدا اور ایک ماہ کی مسافت طے کرکے اس شخص کے پاس بلاد شام پہنچا۔ وہ شخص عبد اللہ بن انیسؓ تھے۔ میں نے انکے دربان سے کہا جاؤ عبد اللہ بن انیسؓ سے کہو کہ جابرؓ آئے ہیں۔ دربان واپس آیا اور کہا کہ کیا جابر بن عبد اللہؓ، میں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر عبد اللہ بن انیسؓ باہر آئے اور مجھے گلے لگایا۔ میں نے کہا کہ آپکے پاس ایک حدیث ہے جو میں نے نہیں سنی ہے اور مجھے خوف ہوا کہ میں خود یا پھر آپ کا انتقال نہ ہو جائے اور میں اس حدیث کے سننے سے محروم ہو جاؤں، اس پر عبد اللہ بن انیسؓ نے حدیث سنائی۔(۶۰)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ ۷۴ھ میں جبکہ بعض علماء کے نزدیک ۷۷ھ میں ۹۴ سال کی عمر میں اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔ آپکی نماز جنازہ مدینے کے والی ابان بن عثمان نے پڑھائی۔(۶۱)

جابر بن عبد اللہؓ کی مرویات کی کل تعداد ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) ہے۔ کتب تسعہ میں آپکی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے نوے (۹۰) ہے۔ تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد تین سو چوبیس (۳۲۴) ہے۔ صحیح مسلم میں آپکی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے ایک سو چوراسی (۱۸۴) ہے جبکہ کل روایات کی تعداد اٹھ سو ستتر (۸۷۷) ہے۔ سنن الترمذی میں مرویات کی تعداد دو سو سات (۲۰۷)، سنن ابی داؤد میں دو سو بیانوے (۲۹۲)، سنن النسائی میں تین سو اٹھارہ (۳۱۸)، سنن ابن ماجہ میں دو سو بہتر (۲۷۲)، مسند احمد بن حنبل میں ایک ہزار چار سو پچیس (۱۴۲۵) ہے۔ مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد پندرہ (۱۵) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد ایک سو نو (۱۰۹) ہے۔ اس طرح سے کتب تسعہ میں حضرت جابرؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ تین ہزار اٹھ سو پینتیس (۳۸۳۵) ہوئی۔

۷۔ ابو سعید الخدریؓ:

ابو سعید الخدریؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان الانصاری الخدریؓ ہے۔ آپ کا شمار بھی کم عمری میں اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ آپ عمر میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپکے والد محترم غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔ آپ نے حذیفہ بن یمان کے زمانے میں یمن کا سفر بھی کیا تھا۔(۶۲) آپکا شمار حفاظ محدثین صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ابن عبد البرؒ، الاستیعاب میں فرماتے ہیں:

"کان ابو سعید من الحفاظ المکثرین العلماء الفضلاء و اخباہ تشھد لہ بتصحیح ھذہ الجملة(۶۳)

امام ذہبیؒ نے آپکے علمی مقام اور رتبے کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے: "الامام، المجاہد، مفتی المدینة وکان أحد الفقهاء المجتهدين۔"(۶۴)

ابو سعید الخدریؓ سے ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور انسؓ جیسے صحابہ کرام کے علاوہ سعید ابن المسیبؒ، الحسن البصریؒ، ابو صالح السمانؒ، عطاء بن یزیدؒ، عیاض بن عبد اللہؒ سعید بن جبیرؒ جیسے بہت سے تابعین نے بھی احادیث نقل کیں ہیں۔(۶۵) ابو سعید الخدریؓ ۸۶

سال کی عمر میں اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔(٦٦) ابن حجرؒ نے ابو سعید الخذریؓ کی سن وفات کے بارے میں علماء کا اختلاف بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ واقدی کے نزدیک ابو سعید الخذریؓ کی وفات ۷۴ھ میں اور بعض کے ہاں ۶۴ھ میں، المدائنی کے مطابق ۶۳ھ میں جبکہ العسکری کے نزدیک ۶۵ھ میں ہوئی ہے۔ (٦٧)۔امام ذہبیؒ نے تاریخ وفات ۷۴ھ بیان کی ہے۔(٦٨)

حضرت ابو سعید الخذریؓ کی مرویات کی کل تعداد ایک ہزار ایک سو ستر (۱۱۷۰) ہے۔کتب تسعہ میں آپکی مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

صحیح بخاری میں ابو سعید الخذریؓ کی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے چھیاسٹھ (٦٦) ہے۔ تکرار کے ساتھ پورے احادیث کی تعداد دو سو اکیس (۲۲۱) ہے۔ صحیح مسلم میں آپکی مرویات کی تعداد بغیر تکرار کے پچاسی (۸۵) ہے جبکہ کل روایات کی تعداد چار سو ستاون (۴۵۷) ہے۔ سنن ترمذی میں مرویات کی تعداد ایک سو تریاسی (۱۸۳)، سنن ابی داوٗد میں ایک سو ستتر (۱۷۷)، سنن النسائی میں ایک سو تہتر (۱۷۳)، سنن ابن ماجہ میں دو سو ایک (۲۰۱)، مسند احمد بن حنبل میں ایک ہزار ایک سو باسٹھ (۱۱۶۲) ہے۔ مؤطا امام مالک میں کل مرویات کی تعداد بائیس (۲۲) اور سنن الدارمی میں مرویات کی تعداد اکیاسی (۸۱) ہے۔اس طرح سے کتب تسعہ میں حضرت ابو سعید الخذریؓ کی کل مرویات کی تعداد تکرار کے ساتھ دو ہزار چھ سو ستتر (۲۶۷۷) ہوئی۔

کتب تسعہ میں مکثرین صحابہ کرام کے مرویات کی تعداد بقی بن مخلد کی کتاب "مسند" میں، ابن الجوزیؒ کی "تلقیح فھوم أھل الاثر" اور ابن حزمؒ کی "أسماء الصحابۃ" میں ذکر کردہ تعداد کا مسند أحمد بن حنبلؒ میں ذکر کردہ تعداد کیساتھ اگر موازنہ کیا جائے تو مکثرین صحابہ کے مرویات کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے:

اسماء مکثرین صحابہؓ	مسند بقی بن مخلد	مسند أحمد بن حنبل
حضرت ابو ہریرہؓ	۵۳۷۴	۳۸۴۸
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ	۲۶۳۰	۲۳۷۷
حضرت انس بن مالکؓ	۲۲۸۶	۲۰۱۹
حضرت عائشہؓ	۲۲۱۰	۱۳۴۰
حضرت عبد اللہ بن عباسؓ	۱۶۶۰	۱۶۹۲
حضرت جابر بن عبد اللہؓ	۱۵۴۰	۱۲۰۶
حضرت ابو سعید الخذریؓ	۱۱۷۰	۹۵۸

اوپر ٹیبل میں ذکر کی گئی اعداد و شمار کے مطابق مسند بقی بن مخلد میں مکثرین صحابہ کرام کی مرویات کی کل تعداد سولہ ہزار اٹھ سو ستر (۱۶۸۷۰) جبکہ مسند احمد بن حنبل میں کل مرویات کی تعداد تیرا ہزار چار سو چالیس (۱۳۴۴۰) ہے۔

کتب تسعہ میں مکثرین صحابہ سے نقل کی گئی تکرار کے ساتھ کل روایات کی تعداد اس طرح سے ہے۔

اسماء مکثرین صحابہؓ	کتب تسعہ میں کل روایات
حضرت ابو ہریرہؓ	۱۱۳۵۸
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ	۷۳۳۷
حضرت انس بن مالکؓ	۶۳۳۰
حضرت عائشہؓ	۷۷۱۳
حضرت عبد اللہ بن عباسؓ	۶۱۱۴
حضرت جابر بن عبد اللہؓ	۳۸۳۵
حضرت ابو سعید الخذریؓ	۲۶۷۷

اوپر ٹیبل میں ذکر کی گئی اعداد و شمار کے مطابق کتب تسعہ میں مکثرین صحابہ کرام کی مرویات کی کل تعداد پنتالیس ہزار تین سو چونسٹھ (۴۵۳۶۴) ہے۔ جبکہ کتب تسعہ میں منقول تمام احادیث کی تعداد باسٹھ ہزار ایک سو انتر (۶۲۱۶۹) ہے۔ ان دونوں قسم کی تعداد کا اگر موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کتب تسعہ میں مذکور ہر چار حدیث میں سے تین احادیث مکثرین صحابہ سے مروی ہیں۔ کیونکہ کتب تسعہ میں مذکور کل احادیث سے اگر مکثرین صحابہ کرام کے مرویات کو نکالا جائے تو باقی ۱۶۹۰۵ احادیث بچتے ہیں ۔ ٹیبل کی صورت میں تعداد کچھ اس طرح سے ہو گی:

کتب تسعہ میں مکثرین صحابہ کرام کی کل مرویات	کتب تسعہ میں دیگر سب راویوں کی کل مرویات
پنتالیس ہزار دو تین سو چونسٹھ (۴۵۳۶۴)	سولہ ہزار نو سو پانچ (۱۶۹۰۵)

اوپر ٹیبل میں ذکر کی گئی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ کتب تسعہ کے مصنفین نے اکثر احادیثیں ان سات صحابہ کرامؓ سے ہی نقل کی ہیں۔ لیکن اس تعداد سے یہ نتیجہ نکالنا بھی درست نہیں کہ احادیث کو زیادہ جاننے والے صحابہ یہی سات صحابہ ہی ہیں کیونکہ زیادہ احادیث جاننے والے دیگر صحابہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن انکی روایات ہم تک نہ پہنچی ہوں۔ البتہ غالب احتمال یہی ہے کہ زیادہ روایت کرنے والے صحابہ کرام یہی سات صحابہ ہیں۔

حواشی و مراجع:

۱۔ فتح المغیث، شمس الدین محمد بن عبد الرحمان السخاوی، تحقیق، علی حسین علی، مکتبۃ السنۃ، مصر، ۲۰۰۳، جلد، ۴، صفحہ، ۱۰۲۔

۲۔ معرفۃ أنواع علوم الحدیث، ابن الصلاح، أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمان، تحقیق، عبد اللطیف، بیروت، دار لکتب العلمیۃ، ۲۰۰۲، ص، ۳۹۹۔

۳۔ الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث، أحمد محمد شاکر، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ص، ۱۸۱۔

۴۔ ایضا۔۔۔ ص، ۱۸۲۔

۵۔ ایضا۔۔۔۔۔۔ ص، ۱۸۸۔۱۸۳۔

۶۔ أسماء الصحابۃ وما لکل واحد منہم من العدد، ابن حزم الظاہری، قاہرہ، مکتبۃ القرآن، ص، ۱۶۔۱۸۔ تدریب الراوی، جلال الدین السیوطی، تحقیق، أبو قتیبہ نظر محمد، دار طیبۃ، جلد، ۲، ص، ۲۱۹۔

۷۔ مسند أحمد بن حنبل، تحقیق، أحمد محمد شاکر، قاہرہ، دار الحدیث، ۱۹۹۵، جلد، ۲، ص، ۲۲۸۔۵۴۱۔

۸۔ تدریب الراوی، جلد، ۲، ص، ۲۱۹۔

۹۔ مسند أحمد بن حنبل، جلد، ۲، ص، ۲۔۱۵۸۔

۱۰۔ ایضا، جلد، ۶، ص، ۲۹۔ ۲۸۲۔

۱۱۔ ایضا، جلد، ۳، ص، ۲۔ ۹۸۔

۱۲۔ دیکھیں: اسماء الصحابۃ لابن حزم، ص، ۳۱۔۹۵۔

۱۳۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ابن حجر العسقلانی، تحقیق، عادل أحمد، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ، جلد، ۴، ص، ۲۰۲۔

۱۴۔ صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، تحقیق، محمد زہیر بن ناصر، دار لطوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ، کتاب الجہاد، باب الکافر یقتل المسلم، حدیث، ۲۸۲۷۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھیں: اسد الغابۃ، ابن الاثیر، تحقیق، علی محمد عوض، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۴، جلد، ۵، ص، ۳۱۶؛ سیر أعلام النبلاء، علامہ شمس الدین الذہبی، تحقیق، شعیب الانؤوط، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۵، جلد، ۲، ص، ۵۸۸۔

۱۵۔ صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الرطب بالقثاء، حدیث، ۵۴۴۱۔

۱۶۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، حدیث، ۹۹۔

۱۷۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۲، ص، ۵۸۶۔

۱۸۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، حدیث، ۱۱۹؛ سنن الترمذی، أبو عیسی الترمذی، تحقیق، أحمد محمد شاکر، مکتبۃ الحلبی، مصر، ۱۹۷۵، کتاب المناقب، باب مناقب أبی ہریرہ، حدیث، ۳۸۳۵۔

۱۹۔ طبقات الحفاظ، جلال الدین السیوطی، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۳ھ، ص، ۱۷۔

۲۰۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۲، ص، ۵۹۵۔

۲۱۔ توجیہ النظر الی أصول الاثر، طاہر بن صالح الجزری، تحقیق، عبد الفتاح أبو غدۃ، حلب، ۱۹۹۵، جلد، ۱، ص، ۵۸۔

۲۲۔ الباعث الحثیث، ص، ۱۸۱۔ ۱۸۲۔

۲۳۔ اسد الغابۃ، جلد، ۵، ص، ۳۱۷؛ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۲، ص، ۶۲۶۔

۲۴۔ فضائل الصحابۃ، أحمد بن حنبل، تحقیق، وصی اللہ محمد، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۳، جلد، ۲، ص، ۹۸۴۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھیں: اسد الغابۃ، جلد، ۳، ص، ۳۳۶۔

۲۵۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد، ۴، ص، ۱۵۷۔

۲۶۔ المستدرک علی الصحیحین، امام حاکم النیسابوری، تحقیق، مصطفی عبد القادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۰، جلد، ۳، ص، ۶۴۷۔

۲۷۔ الطبقات الکبری، ابن سعد، تحقیق، محمد عبد القادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۰، جلد، ۴، ص، ۱۰۷۔

۲۸۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد، ۲، ص، ۱۰۹۷۔

۲۹۔ اسد الغابۃ، جلد، ۳، ص، ۳۳۶۔

۳۰۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۳، ص، ۲۰۴؛ اسد الغابۃ، جلد، ۳، ص، ۳۳۵۔

۳۱۔ اسد الغابۃ، جلد، ۳، ص، ۳۳۵۔

۳۲۔ مفتاح الصحیحین، محمد شریف بن مصطفی التوقادی، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ص، ۸۔

۳۳۔ مسند أحمد بن حنبل، جلد، ۲، ص، ۱۹۹۔ ۵۴۷۔

۳۴۔ اسد الغابۃ، جلد، ۳، ص، ۳۳۶۔

۳۵۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر، تحقیق، عمرو بن غرامۃ، بیروت، دار الفکر، ۱۹۹۵، جلد، ۹، ص، ۳۴۲؛ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۴، ص، ۴۱۸۔

۳۶۔ صحیح مسلم، امام مسلم، تحقیق، محمد فؤاد عبد الباقی، بیروت، دار احیاء التراث العربی، باب من فضائل أنس بن مالک، حدیث، ۲۴۸۱۔

۳۷۔ مختصر تاریخ دمشق، جمال الدین ابن منظور، تحقیق، روحیۃ النحاس، ریاض عبد الحمید، دمشق، دار الفکر، ۱۹۸۴، جلد، ۵، ص، ۷۰۔

۳۸۔ مختصر تاریخ دمشق، جلد، ۵، ص، ۶۵۔

۳۹۔ اسد الغابۃ، جلد، ۱، ص، ۲۹۴۔

۴۰۔ مفتاح الصحیحین، ص، ۷۔

۴۱۔ سورۃ النور، آیت نمبر ۱۷۔

۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل أبی بکرؓ، حدیث، ۲۳۸۴۔

۴۳۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی، باب فضل عائشۃؓ، حدیث، ۳۵۵۷۔

۴۴۔ سنن الترمذی، باب فضل عائشۃؓ، حدیث، ۳۸۸۰۔

۴۵۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۲، ص، ۱۳۵۔۱۳۹۔

۴۶۔ مفتاح الصحیحین، ص، ۹۔

۴۷۔ اسد الغابۃ، جلد، ۷، ص، ۱۸۶۔

۴۸۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ ایود أحدکم أن تکون لہ جنۃ من نخیل و أعناب، حدیث، ۴۵۳۸۔

۴۹۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد، ۴، ص، ۱۲۶۔

۵۰۔ المعجم الکبیر، سلیمان بن أحمد الطبرانی، تحقیق، حمدی بن عبد المجید، قاھرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۹۹۴، جلد، ۱۱، ص، ۸۰، حدیث، ۱۱۱۸۰۔

۵۱۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد، ۴، ص، ۱۲۲۔

۵۲۔ تذکرۃ الحفاظ للذھبی، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۸، جلد، ۱، ۳۴۔

۵۳۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابن عبد البر القرطبی، تحقیق، علی محمد النجاوی، بیروت، دار الجیل، ۱۹۹۲، جلد، ۳، ص، ۹۳۶۔

۵۴۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد، ۴، ص، ۱۳۰۔

۵۵۔ مفتاح الصحیحین، ص، ۸۔

۵۶۔ اسد الغابۃ، جلد، ۱، ص، ۴۹۲۔

۵۷۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد، ۱ص، ۵۴۶۔

۵۸۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۳، ص، ۱۸۹۔

۵۹۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۳، ص، ۱۸۹۔۱۹۲۔

۶۰۔ الادب المفرد، امام بخاریؒ، تحقیق، محمد فؤاد عبد الباقی، بیروت، دار البشائر، ۱۹۸۹، جلد، ۱، ص، ۳۳۷، حدیث، ۹۷۰۔

۶۱۔ اسد الغابۃ، جلد، ۱، ص، ۴۹۲۔

۶۲۔ مختصر تاریخ دمشق، جلد، ۹، ص، ۲۷۵۔

۶۳۔ الاستیعاب، جلد، ۴، ص، ۱۶۷۲۔

۶۴۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۳، ص، ۱۶۹۔

۶۵۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۳، ص، ۱۶۹۔

۶۶۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۱، ص، ۳۶۔

۶۷۔ الاصابۃ، جلد، ۳، ص، ۶۷۔

۶۸۔ سیر أعلام النبلاء، جلد، ۱، ص، ۳۶۔